بسم اللہ الرحمن الرحیم

اشارات

قاضی حسین احمد

۲۶ اگست ۱۹۴۱ء کو جماعتِ اسلامی کی بنیاد لاہور شہر کے ایک مکان میں ۷۵ افراد پر مشتمل ایک اجتماع میں رکھی گئی ۔ اس پہلے تاسیسی اجتماع سے لے کر آج تک، ہفتہ وار مقامی اجتماع کارکنان سے لے کر ارکان اور کارکنان کے سالانہ اجتماعِ عام تک، "اجتماع" جماعتِ اسلامی کے طریقِ کار میں توسیعِ دعوت ، تربیتِ کارکنان، منصوبہ بندی اور مشاورت کے اہم ترین وسائل میں سے ہے ۔

ابتداء ہی سے سالانہ اجتماعِ عام (جماعتِ اسلامی کے دستور کے تحت اجتماعِ عام کی اصطلاح کا اطلاق ملک بھر کے ارکان کے اجتماع پر ہوتا ہے) جماعتِ اسلامی کی روایات کا ایک لازمی جُزر ہا ہے۔ جب یہ سالانہ اجتماعِ عام کسی سال منعقد نہ کیا جا سکا تو اگلے اجتماع میں اس کی معذرت کی گئی اور وجوہات بیان کی گئیں ۔ پاکستان بننے کے بعد سویلین مارشل لاء حکام کے جبر کی وجہ سے اطمینان کا وہ دور باقی نہ رہا کہ بڑے پیمانے پر سالانہ اجتماعات کا انعقاد باقاعدگی سے کیا جا سکے ۔

۱۹۶۳ء کے عام اجتماع کے بعد ۱۹۷۴ء اور ۱۹۸۳ء میں صرف اجتماعِ ارکان منعقد کیا جا سکا ۔ اب ۱۹۸۹ء میں اللہ کی توفیق سے ایسے حالات پیدا ہوئے کہ ایک یادگار اور تاریخی اجتماع کی صورت میں ہم نے اندرونِ ملک اور بیرونِ ملک سے ان لوگوں کی ایک بڑی تعداد کو اکٹھا کیا جو جماعتِ اسلامی کے کام سے کسی درجے میں بھی دلچسپی رکھتے ہیں ۔

میرا یہ ذاتی مشاہدہ ہے کہ تحریکِ اسلامی کے کام کو سمجھنے کے لئے محض لٹریچر کا پڑھنا کافی

نہیں ہے، جب تک کوئی فرد جماعتِ اسلامی کے اجتماعات میں شرکت کر کے جماعت کو عملاً کام کرتے ہوئے دیکھ نہ لے۔ وہ سارا لٹریچر پڑھ کر بھی اس پورے کام کو ٹھیک سے نہیں سمجھ پاتا جو جماعت کے پیشِ نظر ہے۔ اقامتِ دین کی جدوجہد کے لئے اصل ضرورت تنظیمِ جماعت کے قیام کی تھی، اور یہی وہ اصل کارنامہ ہے جو مولانا مودودی رحمۃ اللہ علیہ نے سرانجام دیا ہے۔ تنظیمِ جماعت کو قائم رکھنے اور اس کی مسلسل وسعت پذیری کے لئے اجتماعات کا انعقاد لازمی ہے۔ اجتماع کے بغیر کارکنوں کے اندر یہ تصور پیدا کرنا کہ وہ ایک جماعت کا حصہ ہیں اور سمع و طاعت کے ایک نظام میں کسے ہوئے ہیں ممکن نہیں ہے۔ اجتماع کی اثر انگیزی میں شرکاء کی تعداد، انتظامات کی بہتری، پروگرام کے تنوّع اور مقررین کی شخصیتوں کی جاذبیت سے اضافہ ہوتا ہے۔

۱۹۶۳ء کا اجتماع اس لحاظ سے یادگار ہے کہ اس میں بانیٔ جماعت مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی رحمۃ اللہ علیہ خود موجود تھے۔ اُن کے ساتھ کارکنان کے قلبی تعلق کی بنا پر اُن کی ایک ایک بات اور ایک ایک عمل شرکاء کے دلوں پر منقش ہے۔ اجتماع میں حکومت کی طرف سے ہنگامہ آرائی کی کوشش اور ایک کارکن اللہ بخش شہید کی شہادت کی وجہ سے اجتماع کی اثر انگیزی میں اضافہ ہی ہوا۔ اس سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ مخالفین کی طرف سے ہنگامہ کرنے کے خوف سے اجتماع کے انعقاد کو ملتوی کر دینا فائدے کا نہیں بلکہ نقصان کا موجب ہے۔ پُرعزم کارکن جب اکٹھے ہوتے ہیں تو ہر حال میں ایک دوسرے سے جذبہ حاصل کرتے ہیں۔

تعداد کے لحاظ سے حالیہ سالانہ اجتماع ہمارے ملک کی تاریخ میں کسی دینی سیاسی جماعت کا سب سے بڑا اجتماع تھا۔ اس کے عام پروگراموں میں تقریباً ایک لاکھ لوگوں نے حصہ لیا اور جلسۂ عام میں محتاط اندازے کے مطابق تقریباً تین لاکھ لوگ شریک ہوئے۔ جلسۂ عام میں بیس ہزار سے زیادہ خواتین نے شرکت کی۔

فتنے کے اس دور میں یہ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل و احسان ہے کہ ایک ایسا حصار موجود ہے جہاں خواتین کامل اطمینان کے ساتھ اپنے بچّوں سمیت دین کے کام میں مشغول رہنے کے لئے گھر سے باہر آسکتی ہیں۔

ملک کے سیاسی حالات کے تقاضوں کی بنا پر جماعتِ اسلامی کو یہ فیصلہ کرنا پڑا کہ وہ اسلامی جمہوری اتحاد میں شامل ہو۔ اگر اسلامی جمہوری اتحاد نہ بنتا اور جماعت اس کا مرکزِ ثقل نہ بنتی تو اس ملک میں ایک خاندان کی آمریت کا قائم ہونا یقینی تھا۔ ملک میں آزادی اور آزادیٔ اجتماع کے بنیادی حقوق کے لئے ضروری ہے کہ چند افراد کا ایک گروہ اتنا طاقتور نہ ہونے پائے کہ وہ بلاشرکتِ

غیرے اپنی مرضی سے آئینی ڈھانچے کو تبدیل کر سکے، اپنی من مانی قانون سازی کر سکے، اور کسی حد کا پابند نہ رہے۔ 'اسلامی جمہوری اتحاد' کے قیام کی بدولت یہ مقصد تو حاصل ہوگیا لیکن اس سے یہ خدشہ بھی پیدا ہوا کہ اتحاد کا حصہ بن کر کہیں جماعت کے کارکنان اقامتِ دین کی حقیقی جدّوجہد کے بجائے وقتی مقاصد کو ہی اصل مقصد نہ سمجھ بیٹھیں۔ اقامتِ دین کے بنیادی مقصد کے لئے کارکنان کو یکسو کرنے کی ضرورت تھی۔ اس کے لئے سب سے کارگر اور مؤثر ذریعہ جماعت کا کُل پاکستان اجتماعِ عام تھا۔ اس طرح ملک بھر سے ہماری قوّت کا ایک بڑا حصہ جمع ہوا۔ انہوں نے ایک بار پھر اپنی دعوت کو سمجھا اور رضائے الٰہی اور اقامتِ دین کے مقصد کے لئے یکسو ہو کر واپس لوٹے۔ محدود مقاصد کی خاطر دوسری جماعتوں کے ساتھ اشتراک اُسی وقت مفید ثابت ہو سکتا ہے کہ اپنا اصل مقصد ہر وقت کارکن کے سامنے موجود رہے اور ایک لمحے کے لئے بھی اصل ہدف اُس کی نظر سے اوجھل نہ ہونے پائے۔

اجتماع کے نتیجے میں اَلحمدُ لِلّٰہ کارکنوں کی قوّتِ عمل میں نمایاں اضافہ ہوا ہے۔ اجتماع کے فوراً بعد میں نے ملک کے جن حصوں کا دورہ کیا ہے وہاں میں نے خود اس امر کا مشاہدہ کیا ہے کہ جس مقام کے دو چار افراد اجتماع میں شرکت کے بعد واپس اپنے مقام پر پہنچے ہیں، انہوں نے واپس پہنچتے ہی ایک تحرّک پیدا کیا ہے، اور اگلے سال اپنے مقام سے ایک بڑی تعداد میں لوگوں کو اجتماع میں شریک کرنے کے لئے ابھی سے رابطے اور اجتماعات شروع کر دیئے ہیں۔ یہ صورتِ حال ہمارے اس خیال کے لئے باعثِ تقویت ہے کہ اگر سالانہ اجتماعِ عام جماعت کا ایک باقاعدہ فیچر بن جائے تو اس کے گرد سال بھر کارکن مصروفِ عمل رہ سکیں گے، اور کسی مقام سے اجتماع میں شرکاء کی تعداد ایک پیمانہ ثابت ہو سکتا ہے جس سے کام میں اضافے کو ناپا جا سکے۔

اجتماع کی ساری اہمیت اِسی لئے ہے کہ یہ کارکن کو میدانِ عمل میں کام کرنے کے لئے جذبہ، قوّتِ عمل اور اعتماد عطا کرتا ہے۔ اجتماع بذاتِ خود مقصود نہیں ہے۔ ہم جمع اس لئے ہوتے ہیں کہ نئی ہدایات حاصل کر کے کامل اعتماد اور تازہ ولولوں کے ساتھ پھر سے میدانِ عمل میں مصروفِ کار ہو جائیں۔ اس لئے مَیں کارکنوں کو وہ عہد یاد دلاتا ہوں جو انہوں نے اجتماع کے دوران ہاتھ اُٹھا کر اپنے رب کے ساتھ کیا تھا۔

ہم نے عہد باندھا تھا کہ ہم اپنی ذات کی طرف متوجہ ہو کر اپنے نفس کو ہر طرح کے تناقض اور تساہل سے پاک کریں گے۔ اِس کا بہترین وسیلہ اللہ کی یاد، قرآنِ کریم کے ساتھ گہرا تعلق اور اس کی تلاوت، مطالعۂ حدیثِ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گہرا شغف، دینی اور تحریکی

کتب کا مطالعہ اور اچھے لوگوں کی صحبت ہے ۔

اس بات کی ضرورت ہے کہ ہمارے کارکنان بے کار اور فضول سیاسی گپ شپ کی بجائے اپنے اوقات قرآنی تعلیمات کی روشنی میں حالات کے گہرے مطالعے میں صرف کریں اور اپنی مجالس میں ہنسی مذاق اور ٹھٹھے کی بجائے سنجیدگی اور وقار کو شعار بنائیں ۔

ہم نے عہد باندھا تھا کہ اپنے اہل و عیال اور اپنے پڑوسیوں تک دعوتِ دین پہنچائیں گے اور اُن کی دینی تربیت کی طرف متوجہ ہوں گے ۔ ہم نے وعدہ کیا تھا کہ اللہ کے دین کی سربلندی کے لیے جہاد میں بھرپور حصہ لیں گے اور اس میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کریں گے ۔

اگر ہم اجتماع سے واپسی پر اس کام میں ہمہ تن مصروف ہو گئے ہوں تو یقیناً ہم نے اجتماع کا بھرپور فائدہ اٹھایا ہے ۔

پچھلے سال کی طرح اِس سال بھی انشاء اللہ ۲۴، ۲۵ اور ۲۶ اکتوبر کو مینارِ پاکستان ہی پر اجتماع منعقد کرنے کا فیصلہ مرکزی مجلسِ شوریٰ کر چکی ہے ۔ اجتماع میں جن فروگزاشتوں کی طرف ساتھیوں نے متوجہ کیا ہے اُن پر غور کر لیا گیا ہے، اور کوشش ہو گی کہ اگلے اجتماع میں پچھلے تجربے سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اُن کا تدارک کیا جائے ۔ لیکن کوئی بھی انسانی کوشش تقصیر سے خالی نہیں ہوتی، اس لئے ہم اپنی گزشتہ تقصیرات پر اللہ سے بخشش طلب کرتے ہیں اور آئندہ کے لئے ان سے بچنے کے لیے اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت طلب کرتے ہیں ۔

سالانہ اجتماع میں کی گئی تقاریر کو جماعتِ اسلامی کے شعبۂ نشر و اشاعت نے برادر محترم نعیم صدیقی صاحب اور برادرم خرم مراد صاحب کی نگرانی میں آڈیو اور ویڈیو ٹیپ سے اُتار کر قلمبند کیا ہے اور 'ترجمان القرآن' کے ایک خصوصی نمبر کی صورت میں آپ کے سامنے پیش کیا ہے ۔ اِس طرح یہ کارروائی آڈیو، ویڈیو، اور تحریر کی صورت میں الحمدُللہ سامعین ، ناظرین اور قارئین کے استفادہ کے لیے محفوظ کر دی گئی ہے ۔

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ اِس معمولی کوشش کو اپنے راستے میں قبول فرمائے، اور اِسے ایک جہادِ کبیر اور ایک بڑے اسلامی انقلاب کا پیش خیمہ بنا دے ۔

رَبنا تقبّل منّا انک انت السّمیع العلیم و تب علینا انک انت التوّاب الرّحیم